شاہ غلام علی دہلوی مجددی کے ملفوظات*

ایک نو دریافت مجموعہ

حضرت میرزا مظہر جان جاناں (شہادت ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء) کے جانشین حضرت عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی (۱۱۵۶-۱۲۴۰ھ/۱۷۴۳-۱۸۲۴ء) کے ملفوظات پر مبنی دو مجموعے ملتے ہیں:

۱. دُرّ المعارف مرتبہ شاہ رؤف احمد رافت مجددی، جس میں ۱۲ ربیع الاول ۱۲۳۱ھ/۱۸۱۶ء سے یکم شوال ۱۲۳۱ھ تک کی مجالس کے تاریخ وار ملفوظات درج ہوئے ہیں. آخر میں کچھ ملفوظات بلا تاریخ بھی تحریر ہوئے ہیں، جس میں بعض فرمودات جمادی الثانی ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء کے ہیں. یہ مجموعۂ ملفوظات متداول ہے اور کئی مرتبہ چھپ چکا ہے. ایک قدیم اشاعت مطبع نادری، بریلی ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء کی ہے(۱).

۲. ملفوظات شریفہ مرتبہ مولانا غلام محی الدین قصوری (۱۲۰۲-۱۲۷۰ھ/۱۷۸۷-۱۸۵۴ء). یہ ملفوظات تقریباً ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء میں مرتب ہوئے اور بہ اہتمام محمد اقبال مجددی صاحب مع اردو ترجمہ از اقبال احمد فاروقی صاحب مکتبہ نبویہ، لاہور سے ۱۹۷۸ء میں شائع ہوئے (۲). حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے سوانح نگاروں نے ملفوظات کے انہی دو مجموعوں کا ذکر کیا ہے. مولانا قصوری کا مجموعہ چوں کہ در المعارف کے بعد ملا اس لیے محققین نے اسے "نو دریافت" قرار دیا(۳). اب ہمیں حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے ملفوظات کا تیسرا مجموعہ دستیاب ہوا ہے. جس کا ذکر نہ تو پہلے کہیں پڑھنے میں آیا اور نہ اس کا نسخہ کہیں پایا گیا. محبی پروفیسر ڈاکٹر غلام معین الدین نظامی صاحب (ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ فارسی پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور) نے

* خدا بخش لائبریری جرنل، پٹنہ، شمارہ ۱۳۲، اپریل-جون ۲۰۰۳ء، صفحات ۶۵-۷۰

ایک قلمی مجموعۂ رسائل جس میں شاہ غلام علی دہلوی کا وہ مجموعۂ ملفوظات بھی شامل ہے ۔ جس کا ذکر ہم آئندہ سطور میں کریں گے۔ مجھے ۲۰۰۲ء میں مرحمت فرمایا جواب میرے ذخیرۂ مخطوطات میں شمارہ ۸۶ کے تحت داخل ہے .اس کے مندرجات حسب ذیل ہیں:

١. تحفۃ المرسلہ (عربی) تصنیف شیخ محمد مبارک المشہور بہ ابی سعید بن شیخ علی المعروف بہ فضل اللہ المخزومی السلمی بن شیخ رضی الدین ابی خالد بن شیخ مہران طوسی (۴) مکتوبہ غلام محمد، بلا تاریخ، ۱۰ص.

٢. ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی (زیر بحث کتاب)، ص ۱-۱۳

٣. کنز الہدایات فی کشف البدایات والنہایات (فارسی) تصنیف محمد باقر لاہوری (۵)، ص ۱۸-۱۴۲

۴. رفیق الطالبین (فارسی) تصنیف مولوی غلام حسین ہوشیار پوری مجددی (۶) کے آخری تین ورق، مکتوبہ ۲۰ رمضان ۱۲۶۲ھ، ص ۱۴۳-۱۴۸ .اس کے بعد متعدد اوراد و ادعیہ عربی اور فارسی میں ہیں جن کی تفصیل کا یہ مقام نہیں ہے .ان میں سے چند ورق شیخ احمد پورسروری [کذا: پُسروری] کے مکتوبہ ومملوکہ رہے ہیں ان کی تاریخ کتابت ذیقعدہ- ذیحجہ ۱۲۵۴ھ ہے.

ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی

یہ پیش نظر مجموعہ رسائل کا دوسرا رسالہ ۱۳ صفحات میں ہے اور اس مجموعہ کے بقیہ رسائل نقشبندیہ کا ہم قلم نسخہ ہے. یہ مجموعۂ ملفوظات بھی شاہ رؤف احمد رأفت مجددی (وفات ۱۲۴۹ھ؟) کا جمع کردہ ہے اور دُرّ المعارف سے بعد کا کام ہے. دیباچے میں لکھتے ہیں کہ وہ ۱۲۳۲ھ (۱۸۱۷ء) میں اپنے مرشد حضرت عبداللہ دہلوی معروف بہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے ملفوظات کی تدوین سے فارغ ہوئے (۷) تو اس کے بعد آنجناب نے انہیں خلافت سے مشرف فرما کر مالوہ کی طرف رخصت فرمایا .اس سفر سے واپسی کے بعد جب وہ دوبارہ اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پھر یہ خیال دل میں گذرا کہ ان کی زبان سے معارف کے جو موتی جھڑتے ہیں، انہیں کتابی صورت میں جمع کر دینا چاہیے .لیکن حلقے اور مراقبے کے باعث کوتاہی ہوتی رہی. آخر ان کے سات روزہ ملفوظات جمع کر دیئے (۸). یہ سات روزہ مجالس سہ شنبہ (منگل) ۲۵ ربیع الآخر ۱۲۳۶ھ سے

شروع ہو کر دوشنبہ (پیر) ۲ جمادی الاول ۱۲۳۶ھ تک مسلسل ہیں. مرتب نے پہلی مجلس کا دن، مہینہ اور سال لکھا ہے، لیکن باقی چھ مجالس کا صرف دن اور ماہ لکھنے پر اکتفا کیا ہے. چون کہ دیباچے میں وضاحت کردی ہے کہ یہ ''تقریرات ہفت روزہ'' ہیں، اس لیے باقی مجالس کے ساتھ سال لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی اور معلوم ہے کہ تمام ملفوظات ۱۲۳۶ھ سے متعلق ہیں.

یہ مجموعہ بھی اسلامی حقایق و معارف کے بیان میں ہے. ہم یہاں ساتوں مجالس کے مضامین کا خلاصہ بیان کررہے ہیں.

مجلس اول: آیت ''وفی انفسکم افلاتبصرون'' کی تفسیر.

مجلس دوم: شاہ ابو سعید [مجددی] کی مجلس میں آنے والی ایک عورت کا واقعہ جو کہتی تھی کہ خدا کے فریادی ہیں. مسئلہ رفع سبابہ پر رائے، نسبتِ ''یادداشت'' کی نقشبندیہ میں اہمیت، صفات سلبیہ کا بیان، کلمہ ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' کے ورد کی خاصیت کا بیان.

مجلس سوم: دلِ سالک پر فیض الٰہی کے نزول کی کیفیت کا بیان، مکتوباتِ حضرت مجدد کے ایک ٹکڑے کی وضاحت کہ افعال اختیار کرنے کا حق آدمی کو دیا گیا ہے.

مجلس چہارم: جب سینہ کھل جائے تو اعتقادیات میں دلیل کی حاجت نہیں رہتی. عذابِ قبر کا بیان، حدیثِ ''من راٰنی فقد راء الحق'' کی صحت کا بیان. حضرت میرزا مظہر جانجانان کا اپنے شیخ طریقت شیخ محمد عابد [سنامی، متوفی ۱۱۶۰ھ] کی خدمت میں حاضر ہو کر طریقۂ قادریہ میں بیعت ہونے کی درخواست کرنا اور شیخ عابد سنامی کا مراقبے میں جاکر میرزا مظہر جان جانان کو شیخ عبدالقادر جیلانی سے خرقہ دلوانا.

مجلس پنجم: مرتب ملفوظات نے شاہ غلام علی سے عرض کیا کہ آنجناب نے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ اور حضرت میرزا صاحب قدس سرہ کے احوال پر جو رسالے تصنیف کیے ہیں (۹) وہ لکھوا کر مالوہ کی طرف بھجوائے جائیں کیوں کہ مولوی ضیاء الدین بھوپالی اور اُس علاقے کے دیگر دوستوں نے جو مرتّبِ ملفوظات سے فیضیاب ہوئے تھے، اُن سے ان رسائل سے متعلق اشتیاق ظاہر کیا تھا اور بار بار درخواست کی تھی، پیرانِ نقشبندیہ اور پیرانِ جُنیدیہ کا تقابل.

مجلس ششم: مراقبۂ معیت کے وقت کا تعین (سب سے مختصر مجلس ہے).

مجلس ہفتم: شاہ غلام علی دہلوی کا افضلیت بشر بعد از انبیاء کا عقیدہ اور اہل بیت کے ساتھ ان کی محبت کا انداز جس میں وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے تصور میں جب طوافِ کعبہ کرتا ہوں تو وہاں

سے مدینہ منورہ حاضر ہو کر [آنحضرتؐ پر] قربان ہوتا ہوں، وہاں سے حضرت امام حسین کی مرقد مطہر پر کربلا میں حاضر ہوتا ہوں اور عرض کرتا ہوں اے کاش میں بھی اُس وقت ہوتا اور اپنا سر آنجناب کے ساتھ ہو کر آپ کا مقابلہ کرنے والوں سے مقاتلہ کرتے ہوئے کٹا دیتا.

اس قلمی نسخے کے کاتب نے ملفوظات نقل کرنے کے بعد ترقیمے کے مقام پر یہ عبارت لکھی ہے: ''نقل از رسالۂ احوال خود تصنیف حضرت مولانا رؤف احمد مجددی نسباً و طریقتاً از خلفای حضرت قیوم زمان المسمی بعبد اللہ المعروف غلام علی شاہ''. (ص ۱۳)

شاہ روف احمد مجددی نے اپنے خودنوشت حالات جواہر علویہ میں لکھے ہیں. جس میں مشائخ نقشبندیہ کے بالعموم اور شاہ غلام علی دہلوی کے بالخصوص حالات اور ملفوظات نقل کیے ہیں. جواہر علویہ شاہ رؤف احمد نے تقریباً ۱۲۳۴-۱۲۴۰ھ/ ۱۸۱۹-۱۸۲۴ء میں مکمل کی. یہ کتاب (فارسی) تاحال شائع نہیں ہوئی. اس کا ایک قلمی نسخہ آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں موجود ہے (۱۰) اور اس کا عکس ابوالحسن زید فاروقی صاحب، چتلی قبر، دہلی کے ہاں دستیاب ہے. جواہر علویہ کی ایک تلخیص معہ اضافات شاہ عبدالغنی مجددی (م ۱۲۹۶ھ/ ۱۸۷۸ء) نے تیار کی تھی جو مقامات مظہری کے تکملہ کے طور پر پہلے ۱۲۶۹ھ میں مطبع احمدی، دہلی سے اور بعد میں مقامات مظہریہ، طبع حقیقت کتابوی، استنبول، ۱۹۹۰ء کے ساتھ صفحات ۱۵۸-۲۰۲ میں شایع ہوئی (۱۱) اس فارسی تلخیص و تکملہ کا اردو ترجمہ محمد اقبال مجددی صاحب نے کیا ہے جو ان کے مقامات مظہری کے دونوں ایڈیشنوں کے ساتھ شائع ہوا ہے. جواہر علویہ کا ایک غیر مربوط اردو ترجمہ ۱۹۱۹ء میں ملک فضل الدین نے لاہور سے شائع کیا تھا. مولانا نور احمد امرتسری مرحوم نے اس کا جوہر در احوال حضرت مجدّد کنز الہدایات کے ساتھ شائع کیا تھا (۱۲). جواہر علویہ کی مذکورہ بالا فارسی تلخیص اور ملک فضل الدین کے اردو ترجمے سے ہم نے اپنے مجموعۂ ملفوظات کا تقابل کر لیا ہے. یہ دو مختلف کتابیں ہیں.

❁❁❁❁❁
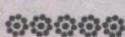
حواشی

۱. محمد اقبال مجددی، مقدمہ ''مقامات مظہری'' تالیف حضرت شاہ علی دہلوی، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۲۰۰۱ء، طبع دوم، ص ۱۶۹.

۲. ایضاً ص ۱۶۹-۱۷۰.

۳. ایضاً ص ۱۷۰.

۴. تحفۃ المرسلہ کے دیباچے میں اگرچہ یہ جملہ موجود ہے ''جمعتہا و رتبتہا للولو الصالح الروحانی عبدالقادر الجیلانی''، یعنی مصنف نے یہ کتاب اپنے روحانی فرزند شیخ عبدالقادر جیلانی کے لیے جمع اور مرتب کی. اس سے ذہن شیخ عبدالقادر جیلانی کے شیخ طریقت ابوسعید مبارک مخرمی [جنہیں مخزومی بھی لکھا جاتا ہے] کی طرف جاتا ہے اور یہ انہی کے نام سے چھپ بھی چکا ہے لیکن تحفۃ المرسلہ کے مؤلف اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے شیخ طریقت کے شجرۂ نسب کے اسماء میں جو فرق ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ شیخ عبدالقادر کے شیخ طریقت کی تصنیف نہیں ہے. دیکھیے: شریف احمد شرافت نوشاہی، شریف التواریخ، ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء، جلد اول، ص ۶۴۱.

۵. کنز الہدایات از محمد باقر بن شرف الدین لاہوری عباسی حنفی، بہ اہتمام نور احمد امرتسری ۱۳۳۵ھ میں شائع ہوئی.

۶. رفیق الطالبین کے مصنف ابومحمد غلام حسین بن شیخ شرف الدین ہوشیار پوری سلسلۂ مظہریہ مجدّدیہ کے مرید تھے. ہمارے نسخہ کے ترقیمہ کی عبارت یہ ہے: تمت رسالہ رفیق الطالبین من تصنیف مولانا مولوی صاحب حضرت مولوی غلام حسین صاحب ہوشیار پوری مدظلہ مسند نشینِ تکیہ مولانا مرشدنا...... ھادینا و سبلتنا الی اللہ اللطیف مولانا شاہ محمد شریف قدس اللہ تعالی اسرارہ در شیخ علی الطالبین انوارہ [؟؟] تحریر بتاریخِ بیستم ماہ مبارک رمضان شریف ۱۲۶۲ ہجری مقدس سی ام ماہ بھادھون ۱۹۰۳''. اس ترقیمے میں مصنف کے نام کے ساتھ ''مدظلہ'' لکھا گیا ہے یعنی وہ ۱۲۶۲ھ میں بقید حیات تھے. مولوی غلام حسین ہوشیار پوری کی دو اور تصانیف تحقیقات ضروریہ للجمعہ اور رفیق السالکین کے قلمی نسخے دستیاب ہیں. دیکھیے: احمد منزوی، فہرست مشترک نسخہ ھای خطی فارسی پاکستان، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۸۴ء، جلد دوم، ص 1058؛ جلد سوم، ۱۹۸۴ء، ص 1522؛ جلد چہاردہم، ۱۹۹۷ء، ص ۴۴۸.

۷. یقیناً یہ درّ المعارف کی تدوین کی طرف اشارہ ہے کیوں اُسی مجموعے میں ۱۲۳۱ھ کی مجالس کے ملفوظات ہیں.

۸. شاہ رأفت کی اپنی عبارت یہ ہے اور یہی زیر نظر مجموعے کا ابتدائیہ بھی ہے: ''بعد حمد و صلوۃ فقیر رؤف احمد مجددی جعلہ اللہ سبحانہ لذاتہ گزارش می نماید کہ چون در سنہ یک ہزار و دو صد و سی و دو یم ۱۲۳۲/سعادت تالیف ملفوظات حضرت پیر دستگیر قیوم زمان قطب دوران مرشدنا و امامنا حضرت عبداللہ دہلوی معروف حضرت شاہ غلام علی مدظلہ العالی حاصل نمودم بعد ازان، آنجناب این بندۂ گندہ را مشرف بخلافت فرمودہ برائے ترویج طریقہ بطرف مالوہ رخصت نمودند. بعد از مراجعت از آن سفر چون حاضر حضور شد باز بخاطر ریخت کہ چندی از دُرر غرر معارف کہ از زبان گوہر فشان حضرت ایشان میریزند، در رشتۂ تحریر انتظام دہم و کتابی دیگر جمع نمایم. بسبب عدم فرصت از حلقہ و مراقبہ مقصّر این امر ماندم. آخرش چندی از تقریرات ہفت روزہ رشحہ ای از

آن سحاب ونفحہ از آن گلستان برای شاداب ساختنِ کشت قلوب طالبان صادقان و معطر نمودن دماغ صوفیانِ صافیان درسلک تحریر درآوردم'' (ص ۲-۳).

۹. یہ ''رسالہ درذکرمقامات ومعارف وواردات حضرت مجددؒ'' اور ''مقامات مظہری'' ہوسکتے ہیں.

۱۰. شاہ عبدالغنی اس کے سبب تالیف میں لکھتے ہیں ''قدری ذکرشریف آنحضرت (شاہ غلام علی) مع ذکرخلفا مجملا ومنتخبا از جواہر علویہ کہ عم فقیر شاہ روف احمد مرحوم تالیف فرمودہ اند ونیز چیزی کہ علم فقیر بران رسیدہ بود ایراد نمود''. (طبع استنبول، ص ۱۵۸). اس ایڈیشن کی فراہمی ترک محقق ڈاکٹر نجدت طوسون، استنبول کے ذریعے ہوئی جس کے لیے میں اِن کا ممنون ہوں.

11. *Catalogue of Manuscripts in the Maulana Azad Library (Added during 1970-77)* ligarh,1980,Vol.1,P.60

۱۲. محمد اقبال مجددی حوالۂ مذکور، ص ۵۶۹.

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ فقیر رؤف احمد مجددی عفی عنہ جعلہ اللہ سبحانہ لذاتہ

گذارش مینماید کہ چون در سنہ یکہزار و دو صد و سی و دو بسعادت

تالیف ملفوظات حضرت پیر دستگیر قیوم زمان قطب دوران مرشد ناو

امامنا حضرت عبد اللہ الدہلوی معروف حضرت شاہ غلام علی مد ظلہ

العالی حاصل نمودم بعد از ان آنجناب این بندہ کمترین را امر

بخلافت فرمودہ برای ترویج طریقہ بطرف مالوہ رخصت نمودند بعد از

مراجعت از ان سفر چون حاضر حضور شدم باز بخاطر ریخت کہ چندی از

درر غرر معارف کہ از زبان گوہر فشان حضرت ایشان میریزند در رشتہ تحریر

ملفوظات شاہ غلام علی مرتبہ شاہ روف احمد رافت مجدّدی

متعلقہ مضمون: شاہ غلام علی دہلوی مجددی کے ملفوظات: ایک نو دریافت مجموعہ

نسخۂ عارف نوشاہی کا مکمل عکس، اول تا آخر

انتظام داهم وکتابی دیگر جمع نمایم بسبب عدم فرصت از حلقه و مراقبه مقصر این امر مانم
آخر سن چندی از تقریرات هفت روزه رشحه از ان سحاب و نفحه از ان گلستان
برای شاداب ساختن کشت قلوب طالبان صادقان و معطر نمودن دماغ هوش و قالب
صافیان در سلک تحریر در آوردم الله تعالی بوسیله این امر جلیل القدر مزرع
جان دیرینم را از ترشحات انوار معرفت خود سرسبز فرماید و از بوی گلزار
فیضان قرب حضور شام دلم معطر نماید آمین اللهم ارزقنی رائحة المحبت والعرفان
بحرمة النبی واله الکرام روز شنبه بیست و سیوم ماه ربیع الاخر سنه ١٢٣٣ [illegible]
شرف آستانه بوسی دریافتم مذکور فقیری در مجلس معلی اقتدار حضرت ایشان فرمودند
که معنی آیه وفی انفسکم افلا تبصرون قایلان توحید وجودی میگویند که ذات
او سبحانه در ذاتهای شما است آیا پس نمی بینید معلوم نیست از کجا میگویند
معنی کریمه این است که آیات قدرت حق تعالی در ذاتهای شما است پس
شخصیکه بر دل خود نگاه کرد دانست که فهم و ادراک و حفظ و خوض و بار یک سنجی
و نکته سنجی که در وست نشانی از نشانهای قدرت او است تعالی در اقدس
و معیت او سبحانه که ثابت است از کلام اقدس او وهو معکم اینما کنتم
اگرچه خطاب با انس و جن است اما بهر ذره از ذرات عالم شامل است

معاینہ نمود و احاطہ ذاتیہ ہست ہمچنان کہ کلام اللہ را ناطق است و ہو بکل

شئ محیط و نحن اقرب الیہ من حبل الورید باوراک ہمچنان او در اندہ

ہر فعل را تا شئ از فعل الہی سبحانہ دید یا از تقدیر الضار ہو اللہ والنافع ہو

اللہ بمجرد وقوع نفع و ضرر نگاہش بلا تامل و تاویل بر فعل الہی افتاد

انکس فقیر و عارف است بعد ازان این شعر خواندند بیت از تب ہجر تو

شد دیدہ خورشید سبل مع چشم روح الامین در شوق جمالت احول

جبرئیل امین دو بین شدہ است ہر گرامی ببیند با دو تر امی ببیند بعد

ازان مذکور حضرت خواجہ علاء الدین عطار رح آمد حضرت ایشان فرمودند

کہ حضرت شاہ نقشبند سہ یدو واسطہ بالشان می بودند ہر یک رباعی

ایشان بنا بر طریقہ نقشبند بیت رباعی بر کہ نشستی و نشد جمع دلت

وز تو نرمید زحمت آب و گلت زنہار ز صحبتش گریزان میباش

ورنہ نکند روح عزیزان بحلت جمع شدن دل کم شدن خواطر است

و رمیدن زحمت آب و گل تبدیل رذایل بحمائد بعد ازان مذکور صفات

ثبوتیہ الہیہ آمد فرمودند کہ اکثر صوفیہ صفات را عین ذات و علی

بعضی دیگر گفتہ اند کہ ہم عین ذات و ہم عین قدرت است ہمچنین قدرت ارادہ ذات است

قدرت از ذات و دیگر صفات عینیت دارد وجود صفات در خارج اعتبار
نمیکنند و ما که متبع حضرت مجدد ایم صفات را عین ذات نمی‌دانیم و دلیلی
برین حدیث قدسی داریم ان الله خلق آدم علی صورته یعنی اگر حق سبحانه
آدم را بر طور وجود ای صفات کامله که حق سبحانه داشت با آن صفات خلق
ساخت چنانچه سمیع که از صفات کامله او است نظر کن با آدم که در ذات و بصر
که صفت او تعالی است در آدم به بین که جلوه آراست همچنین سائر صفات
از حیوة و علم و قدرت و ارادت و کلام و ظاهر است که نقصان صفتی از صفات
انسان مستلزم نقصان ذات انسان نیست اگرچه اعمی و اصم بود پس معلوم
شد که صفات عین ذات انسان نیستند بلکه وجود در خارج وجود مستقل هم
دارند فافهم روز چهارشنبه ماه مذکور در حضور حاضر گردیدیم حضرت
ایشان فرمودند که عورتی بخدمت حضرت ابوسعید رحمة الله علیه آمده التماس
کرد که ما فرزندی نداریم ایشان حیران شدند و سببش پرسیدند گفت که را امر
پیغمبر خدا صلعم حضرت زهرا را رضی الله عنها وعده منهن الخیاب امر است
که دعا کنند از حق سبحانه فلا تکلمنی طرفة عینین و من میخواهم که مرا ابن
گزارد و او تعالی نمیگزارد و نیز حضرت شیخ الاسلام هروی عبدالله انصاری

فرمود که کسیکه مرا یک لحظت از حق غافل سازد امید است که همه گناهان او

بخشیده شوند حال من هم در بعضی اوقات همین می باشند که مرا مهمین بگذارند

و فرصت کلام نمی دهند بعد از ان آه های مسلسل کشیدند همه اهل مجلس در کیفیات

و انوار غرق شدند پس فرمودند که آنحضرت صلی الله علیه وسلم دعا فرموده اند

اللهم اجعلنی اواها لک و در شان حضرت ابراهیم علیه السلام آمده کان

اواها منیب بعد از ان شخصی مسئله رفع سبابه پرسید حضرت ایشان فرمودند

که در مذهب حنفی مکروه گفته اند حدیث ابن عباس رضی الله عنه تمسک داشته اند

که فرمود من پس آنحضرت صلی الله علیه وسلم و حضرت ابوبکر و عمر نماز گزارده ام

هیچ یکی رفع سبابه ننمود و احادیث در اشاره هم بسیار آمده اند لیکن درین

دیار که مذهب حنفی رائج است اتباع آن ضرور است و از یک مذهب برآمده

اتباع مذهب دیگر نمودن وقتی تجویز کنند که در ان مذهب اهل الله نباشند

و اولیا نشوند و درین مذهب واصلان حق سبحانه مثل حضرت نقشبند و

حضرت عبیدالله احرار و حضرت خواجه باقی بالله و حضرت نظام الدین و

حضرت نصیرالدین چراغ دهلوی و حضرت مجدد رحمة الله علیهم ظهور فرموده

اند و دلیل افضلیت این مذهب کرده اند و ما منع اشارت هم نمیکنیم که دعوی

کہ فعل پیغمبر ما است علیہ وعلی الہ من الصلوۃ اتمہا بعد ازان فرمودند کہ یاد حق

دارید کہ ہر کس را چنانکہ برداخت نسبت یاد داشت درین طریقہ لازم است کہ یک

نفس بے حضور مع اللہ نہ بر آید ہمچنین نزد کس در ہمہ امور عبادات باشند یا

عادات لحاظ آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم باید کرد تا کہ نسبت خاص با آنجناب علیہ

وعلی الہ الصلوۃ میسر آید مثلاً شخصی اگر در مسجد رود کہ نیت کند کہ آنحضرت در

مسجد رفتہ اند و فرض خواند نیت کند کہ امر خدا است چنانچہ آنحضرت

خوانده اند ہمچنین در نشستن و برخاستن و خواب نمودن و بیدار شدن و بازار

رفتن و اختلاط با اہل و عیال کردن و کار و بار خانہ نمودن در ہر امر نیت

اتباع آنجناب ملحوظ دارد ان شاء اللہ تعالی مناسبتی از آنجناب علیہ الصلوۃ

والسلام حاصل شود باز بغلبہ احوال شوق در آمدند و آہ ہای متصل کشیده

سر بمراقبہ فرو بردند بعد لحظہ سر بر داشتہ مکرر ندای نعم انت حضار را

مجلس بہ تکلیف فرمودند و ارشاد کردند کہ سر بپای خویش میزنیم و نعم انت

میگوئیم ہمہ را ہمین باید کہ محبت را غیر از ین نشاید او تعالی حسن و جمال

و خیر و کمال کہ بذاتہ دارد سزاوار گفتن نعم انت است یا بتقریر دیگر

میکنیم انعاماتی کہ بر ما کرده است از حیوۃ و عافیت و نوای و بقای

بایں انعامات لائق ست که انعام است بگویم تعبیر از آن نام این مسکینه بر زبان مبارک آورده

فرمودند رؤف لیستنبوا این انعامات زیور چهره محبوب اند پس مذکور صفات سلبیه الله که

او تعالی جسم و جسمانی نیست از مکان بری است از اطراف فرمودند که حنفیه میگویند که خدا

فوق نیست تحت نیست پیش و پس نیست چپ و راست نیست مالکیه میگویند که ازین معلوم شد که

خدا هیچ جای نیست نعوذ بالله فرمودند که استوای او سبحانه بر عرش ثابت است از نص و

نزول او تعالی در هر آخر شب بر آسمان دنیا از حدیث صحیح به ثبوت پیوسته پس بر استوا و

نزول که شایان جناب قدس اوست بران ایمان باید آورد نه آن استوا که ما می فهمیم

نه آن نزول که ما میدانیم همچنین ید و وجه ثابت است آنچه لائق اوست همچون ساق و پا

آنچه سزاوار اوست همچون در قیامت همه مردمان جمع خواهند شد و پایه عرش مقابل بر

صخره بیت المقدس خواهند نهاد و خدای عز و جل خواهد فرمود که هر کس که عبادت

معبودی کرده است از وا اجر گیرد پس کافران و منافقان بتوجه معبودهای باطله خود خواهند

گشت و در ولوله عظیم خواهند افتاد و مومنان صادق ایستاده خواهند ماند بازنی خطاب خواهند

شد که شما هم اجر از معبود خود بگیرید عرض خواهند کرد که ما معبود خود را می بینیم باز

اجر گیریم تجلی واقع خواهد شد اما نه تجلی چون باز ایستاده خواهند ماند باز خطاب

خواهند شد که معبود را دیده اید عرض خواهند کرد که این معبود ما نیست که دیده ایم معبود ما

بیچون و بیچگون است باز تجلی ساق مبارک بیچون واقع خواهد شد همه سر بسجده خواهند برد

پس مومنان را به بهشت برده شود و کافران را به دوزخ و دوزخ هر دو اهل این دیگر گرم

خواهد بود هر چند جبال و اشجار و منافق و کفار انداخته شوند سیر نخواهد شد آتش او تعالی

جل سلطانه پای بر چون جوش در آنجا خواهد نهاد دوزخ خواهد گفت قط قط یعنی بس بس پر شدم

بعد بیان قصه ها حضرت ایشان فرمودند که از اینجا معلوم شد که ناخوشنودی الهی سبحانه در کلک

غضب متجلی می شود و هوا و هوس پیر و دو تا اهم لیس شخصی دعا و وسعت رزق خواست فرمودند

لا حول ولا قوة الا بالله خوانده باشی برای فراخی رزق مجرب است و فرموده اند که پیغمبر

۹۶

فرموده اند که این کلمه دوای نود و نه مرض است که آسان ترین آن هم است و فرق

در میان غم و هم آنست که اسباب غم ظاهر می شوند و اسباب هم پنهان و خفقان قلب

هم از قسم هم است پس هر کس که این را برای هر مرض خوانده بجناب الهی سبحانه

عرض نماید که خدایا پیغمبر تو فرموده است که این کلمه دوای نود و نه مرض است

من یک مرض دارم شفا بخش ان شاء الله تعالی اثر ظاهر می شود روز پنجشنبه بیستم

ربیع الآخر حاضر حضور گردیدیم حضرت ایشان فرمودند که فیض الهی سبحانه که بر دل سالک

می آید وقت عنایت مرشد یا از مشغولی خود صاحب کشف عیانا می بینند و اهل وجدان

وجدانا ادراک آن می کنند و آن مانند باران بزرگ قطره می باشد یا مانند

قطره یا شبنم و دریا یا تسنیم آسا یا سحاب بنظر ظهور می کنند و اثر آن یا اجرای

ذکر است از لطائف یا توجه مدام یا انجذاب کمی یا جذبات یا وارد در نسبت

جزوی از مکتوبات حضرت مجدد رضی بحضور خواندم در عقاید نوشته بودند که فعل عباد
مخلوق و یند تعالی اما اختیار در کسب آن عباد را داده اند حضرت ایشان فرمودند
که ازین آیه شریفه والله خلقکم وما تعملون این مطلب بر آید یعنی حق سبحانه پیدا کرد
شما را و آنچه شما عمل میکنید عمل را نسبت بعباد کرد پس معلوم شد که بنده را کسب در
عمل اختیار داده است و برای کسب علم و قدرت و ارادت لابد است که اول علم شئی
میشود بعده قدرت بر کردن و نکردن آن شئی بعد ازان اراده از کردن و یا نکردن
آن چیز بظهور می آید که کسب عبارت ازان است پس از لفظ وما تعملون این سه صفات
در بنده ثابت شدند فافهم در جمعه بیست هشتم ربیع الآخر قدمبوسی بحضور حاصل
کردم حضرت ایشان فرمودند و حقیقه شرح صدر شود در اعتقادیات دلیل
احتیاج نمیماند نظری بدیهی میگردد و دلیل کشفی و این انشراح و فقیه بوده
با یار سالک کرده میشود حاصل میشود و این احوال در دایره ولایت کبری پیش
میآید و درین مقام استهلاک و اضمحلال در نسبت باطن و زوال علمی و آثار
دست میدهد مثلا هو در نمک را افتند نمک شود زوال عین شد لیکن صورت
او باقی است و حقیقه آنرا اسائیده شود زوال اثر گشت بعد ازان مذکور عذاب قبر
افتاد فرمودند که شخصی مسمارهای آهنی فروخت یکی خرید کرده در آتش نهاد
گرم شدند و نرم نشدند حیران شده ببایع واپس کرد سببش پرسید بایع
گفت که در صحرا از استخوانهای مرده خشک شده بر آورده بوجه معاذ الله سحکه

شخصی مرد در گور کردند تشنه گورکن در قبر لفرا موشی ماند بجیته تشنه قبر کشادند دیدند
که دسته بسته در اندامش کرده اند و مردی دیگر تقلب کرده برای دفن گور کندید ید
برا از مار پیدا شد و بار دیگر کندیدند آنهم پر از مار پیدا شد مرتبه ثالث نیز همین معاینه
نمودند آخرش همین مار با دفن کرده شد ساختند عبدالله این زیاد که بی ادبی
از امام حسین علیه السلام کرده بود و قتیکه کشته شد و سرش از تن جدا گشت مار سیاه
آمد همه مردمان کناره کردند سر وی را گزیده رفت باز آمد باز گزید و رفت
آمد ها بعد از آن مذکور حدیث آمد فرمودند روزی در رؤیا بزیارت آنحضرت
معاذالله بعد از آن مذکور حدیث آمد فرمودند روزی در رؤیا بزیارت آنحضرت صلی
صلی الله علیه وسلم مشرف شدم عرض کردم که یا رسول الله این حدیث صحیح است سند این حدیث
را ابلاد و کلام سند این حدیث
رانی فقد رای الحق فرمودند صحیح است پس حضرت ایشان را ابلا و کلام سند این حدیث
شریف از آنحضرت حاصل شد و مرا بیک واسطه بعد از آن مذکور نسبت طریقه
قادریه آمد فرمودند که حضرت میرزا صاحب و قبله از پیر بزرگوار خود حضرت
شیخ الشیوخ شیخ محمد عابد رحمة الله علیهما برای بیعت طریقه قادریه عرض نمودند پیر
که شما را بالمعاینه اجازت از آنحضرت صلی الله علیه وسلم میدهانم پس در مراقبه
شدند و حضرت میرزا صاحب و قبله هم بمراقبه نشستند بمجلس آنحضرت صلی الله علیه
وسلم حاضر شدند حضرت شیخ از آنحضرت عرض کردند که ایشان اجازت طریقه
قادریه میخواهند آنحضرت فرمودند که از سید عبدالقادر بگوئید حضرت شیخ
عبدالقادر رضی الله عنه در آنجا حاضر بودند بعد عرض حضرت شیخ ارشاد کردند

ا

که ازین چه بهتر است خادم بموجب اشاره حضرت غوث الاعظم خرقه از سندس گران بها
آورده بگردن حضرت میرزا صاحب و قبله نهاد پس علیا حضرت بواسطه یا بیک واسطه
حضرت شیخ خرقه خلافت از حضرت غوث الاعظم یافتند روزی [illegible]
شیخ اناخر در محفل فیض منزل حاضر گردیدم عرض نمودم که رساله احوال حضرت
مجدد رضی الله عنه و رساله احوال حضرت میرزا صاحب و قبله قدس سره که احباب
نوشته اند لوله بسته بطرف مالوه فرستاده شود مولوی ضیاء الدین بهوپالی
و دیگر اعزه آنجا بار که تحصیل باطن بحضور فیض گنجور ازین بالا لایق کسب تکمیل کرده اند
کمال مشتاق اند و مکرر ایما نموده اند حضرت ایشان فرمودند که احوال پیران ما
مثل احوال جنید بایزید نیست در ریاضات شدیده و مجاهدات شاقه که این بزرگواران
بنای طریقه متوسطه نهاده اند و مسلک است طور صحابه و تابعین رضوان الله
تعالی علیهم اجمعین و بعضی مردمان که اعتراض بر ریاضات شاقه دارند جواب
آن نزد من همین است که مرضی مبارک آن سرور علیه الصلوة والتسلیمات که بر ریاضات
شاقه نیست برای آن است که در جهاد کسل نیاید که در انجا کار شمشیر آبدار با
کفار رذیل و نهار بجد والعلم عند الله سبحانه روز یکشنبه غره جمادی الاول
مشرف بشهانه بوسی دریافتم فرمودند تا وقتیکه بخار که بجهار گهری نرسد مراقبه
معیت نماید گفت روز دوشنبه دویم جمادی الاولی مشرف بآستانه بوسی
شدم مذکور صحابه و [illegible] آمد فرمودند که از [illegible] است که افضل است بر [illegible]

NAQAD-E-‘UMAR

(A COLLECTION OF URDU RESEARCH ARTICLES ON PERSIAN LITERATURE IN SUB-CONTINENT)

BY

‘ARIF NAUSHAHI

Ph.D(*Tehran)*

Head of Persian Department

Govt. Gordon College, Rawalpindi

Oriental Publications, Lahore

2005